ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:16مارچ1953

ایتھرٹن ویسٹ اینڈ کمپنی لمیٹڈ

بنام

سوتی مل مزدور یونین ودیگراں

[مہرچند مہاجن اور بھگوتی جسٹس صاحبان]

یوپی انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ، 1947 دفعات 3، 8-یوپی گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر 781 (ایل)/XVIII 10 مارچ 1948، شق 4، 7، 23-علاقائی مصالحتی افسر کی اجازت سے کارکنوں کو برطرف کرنا- تنازعہ کی سماعت کے لئے بورڈ کا دائرہ اختیار- آیا تنازعہ صنعتی تنازعہ بن کر رہ جائے گا-بورڈ کا ایوارڈ-سماعت کے دوران ایک رکن کی غیر موجودگی- ایوارڈ کا جواز۔

10 مارچ 1948 ء کو متحدہ صوبائی حکومت کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبر 781(ایل)/XVIII کی شقوں 4 اور 7(3) کی شقوں کے تحت سماعت کی آخری تاریخ پر ریجنل مصالحتی بورڈ کے کسی رکن کی غیر موجودگی اور ایوارڈ کی تیاری اور دستخط میں اس کی عدم شرکت سے یہ ایوارڈ کالعدم یا غیر فعال نہیں ہوگا۔

کارکنوں کی برخاستگی اور ان کا غیر روزگار ایک صنعتی تنازعہ صرف اس وجہ سے ختم نہیں ہوگا کہ علاقائی مصالحتی افسر نے آجر کو 10 مارچ 1948 کے یوپی حکومت کے نوٹیفکیشن کی شق 23 کے تحت انہیں برخاست کرنے کی تحریری اجازت دی تھی۔اس طرح کی اجازت برخاستگی کی توثیق نہیں کرتی بلکہ صرف آجر، اس کے ایجنٹ یا منیجر کے صنعتی تنازعہ سے متعلق کارروائی کے التواء کے دوران متعلقہ کارکنوں کو برخاست کرنے کے حق پر پابندی کو ختم کرتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 8، سال 1953۔

اپیل نمبر 43، سال 1951 (کلکتہ) میں ہندوستان کی لیبر اپیلیٹ ٹریبونل، کلکتہ کے 16 اگست 1951 کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے دپھتری (سری نارائن اینڈلی، ان کے ساتھ)۔

جواب دہندہ کے لیے سی پی ورما۔

16.1953 مارچ۔عدالت کا فیصلہ جسٹس بھگوتی نے سنایا۔

یہ ہندوستان کی لیبر اپیلیٹ ٹریبونل، کلکتہ کے فیصلے سے خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے، جس میں علاقائی مصالحتی بورڈ (ٹیکسٹائل اور ہوزیری)، کانپور کی طرف سے اپیل گزاروں اور جواب دہندگان کے درمیان صنعتی تنازعہ میں دیے گئے فیصلے کی تصدیق کی گئی ہے۔

جواب دہندگان 2، 3 اور 4 اپیل گزاروں کے ملازمین تھے، جواب دہندہ 2 کلریکل عملہ میں ملازم تھا جبکہ جواب دہندگان 3 اور 4 بالترتیب لپیٹنے والا لڑکا اور ملانے کے طور پر ملازم تھے اور ان کی سروس کی شرائط ایمپلائرز ایسوسی ایشن آف ناردرن ہندوستان، کانپور کے حکم رواں کے تحت چلتی تھیں، جس ایسوسی ایشن کے اپیل گزار ممبر تھے۔

6 اور 7 جنوری 1950 کی رات کے درمیان مل کے احاطے کے اندر کینٹین میں چوری ہوئی اور کینٹین کے کھاتے میں لگائی گئی اپیل گزاروں کی کچھ رقم سیف سے چوری ہو گئی۔چوری کی اطلاع پولیس حکام کو دی گئی اور پولیس کے ساتھ ساتھ اپیل گزاروں کی جانب سے بھی تحقیقات کی گئی جس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔اس کے بعد اپیل گزاروں کی انتظامیہ نے جے پی گرجر کے خلاف کارروائی کی، جو کینٹین کے اکاؤنٹ سے پیسے کے نقصان کے سلسلے میں کینٹین کا انچارج تھا اور جانچ مکمل ہونے کے بعد اس کی خدمات ختم کر دی گئیں۔مذکورہ جے پی گرجر کی عدم ملازمت کے سلسلے میں فریقین کے درمیان ایک صنعتی تنازعہ پیدا ہوا جس کا تنازعہ صنعتی عدالت (ٹیکسٹائل اور ہوزیری)، کانپور کے سامنے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل میں مادی وقت پر لیا گیا تھا۔ ان کارروائیوں کے زیر التواء ہونے کے دوران، اگست 1950 میں کسی وقت، مدعا علیہ 4 نے مذکورہ چوری کے حوالے سے اعتراف کیا جس میں مدعا علیہان 2 اور 3 بھی شامل تھے۔ 29 اگست 1950 کو اپیل گزاروں کی انتظامیہ نے جواب دہندگان کو مذکورہ چوری کے سلسلے میں 2,3 اور 4 چارج شیٹ پیش کیں اور انہیں 30 اگست 1950 کو ان کی ملازمت سے معطل کر دیا۔ انہوں نے 2 ستمبر 1950 کو ایڈیشنل ریجنل کنسیلیشن آفیسر، کانپور کو بھی درخواست دی، جس میں جواب دہندگان 2، 3 اور 4 کو برخاست کرنے کی اجازت طلب کی گئی۔ ایڈیشنل ریجنل کنسیلیشن آفیسر، کانپور نے ایک جانچ شروع کی، مدعا علیہان 2,3 اور 4 کو سنا، ان شواہد پر غور کیا جو اپیل گزاروں کے ساتھ ساتھ مدعا علیہان 2,3 اور 4 نے ان کے سامنے پیش کیے تھے اور 12 اکتوبر 1950 کو ایک حکم دیا، مدعا علیہان 2، 3 اور 4 کو برخاست کرنے کی درخواست گزار کی اجازت کے مطابق۔ جواب دہندگان 2، 3 اور 4 کو اسی کے مطابق اپیل گزاروں نے 13 اکتوبر 1950 سے ان کی ملازمت سے برخاست کر دیا تھا۔

اس کے بعد اپیل گزاروں اور جواب دہندگان 2، 3 اور 4 کے درمیان ایک صنعتی تنازعہ پیدا ہوا جس میں جواب دہندگان 2، 3 اور 4 اور جواب دہندہ 1، ایک رجسٹرڈ ٹریڈ یونین، جس میں جواب دہندگان 2، 3 اور 4 ممبر تھے، نے بالآخر علاقائی مصالحتی بورڈ (ٹیکسٹائل اور ہوزیری)، کانپور کو یکم نومبر 1950 کو منتقل کیا، جس میں جواب دہندگان 2، 3 اور 4 کی خدمات کو ختم کرنے میں اپیل گزاروں کی ملکیت اور نیک نیتی کو چیلنج کیا گیا۔

اپیل گزاروں نے 25 نومبر 1950 کو اپنا تحریری بیان دائر کیا، جس میں یہ دعوی کیا گیا کہ برطرفی مکمل طور پر جائز، باقاعدہ اور مناسب تھی، جو کہ ایڈیشنل علاقائی مصالحتی افسر کی اجازت کے مطابق کی گئی تھی۔ علاقائی مصالحتی بورڈ کے سامنے جو واحد مسئلہ اٹھایا گیا تھا وہ یہ تھا کہ آیا یکم نومبر 1950 کی درخواست میں نامزد تین کارکنوں میں سے کسی کو یا سب کو غلط طریقے سے برخاست کر دیا گیا ہے یا نہیں اور اگر ایسا ہے تو وہ کس راحت کا حقدار ہے۔ بورڈ تین اراکین پر مشتمل تھا، شری آر پی مہیشوری، چیئرمین، اور شری بی بی سنگھ اور شری جسٹس کے بھگت، ممبران۔ شری جے کے بھگت سماعت کی آخری تاریخ پر موجود

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں تھے اور اس لیے ایوارڈ پر 20 اپریل 1951 کو شری آر پی مہیشوری اور شری بی بی سنگھ نے دستخط کیے تھے۔ ایوارڈ کی شرائط کے تحت بورڈ نے فیصلہ دیا کہ برخاستگی غلط تھی اور جواب دہندگان 2، 3 اور 4 بحالی کے ساتھ ساتھ مکمل اجرت کے بھی حقدار تھے، جس میں ان کی معطلی کی تاریخ سے لے کر ڈیوٹی پر واپس لے جانے کی تاریخ تک مہنگائی الاؤنس بھی شامل ہے۔

اپیل گزاروں نے ہندوستان کی لیبر اپیلیٹ ٹریبونل، کلکتہ میں اپیل کو ترجیح دی۔ اپیل کی سماعت 16 اگست 1951 کو ہوئی اور لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے اپیل گزاروں کی اپیل کو مسترد کر دیا۔ اپیل گزاروں نے اس عدالت سے خصوصی اجازت حاصل کی اور موجودہ اپیل دائر کی۔

ہمارے سامنے اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے شری سی کے دپھتری نے دو دلائل پر زور دیا کہ (1) ایوارڈ کالعدم اور غیر فعال تھا کیونکہ یہ بورڈ کے صرف دو ممبران، تیسرے، ممبر، شری جے کے بھگت نے آخری سماعت میں موجود نہ ہونے اور اس پر دستخط نہ کرنے کی وجہ سے دیا تھا اور (2) کہ ایڈیشنل علاقائی مصالحتی افسر نے جواب دہندگان 2، 3 اور 4 کو برخاست کرنے کی تحریری اجازت دے دی تھی، جواب دہندگان 2، 3 اور 4 کو ملازمت نہ دینے کی وجہ سے کوئی صنعتی تنازعہ پیدا نہیں ہو سکتا تھا اور اس لیے علاقائی مصالحتی بورڈ کو جواب دہندگان 2، 3 اور 4 کی جانب سے جواب دہندگان 1 کی طرف سے اس کے سامنے کی گئی درخواست پر غور کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔

اپنی پہلی دلیل کی حمایت میں شری سی کے دپھتری نے ریاست کے اندر صنعتی تنازعات کے حل کے لیے علاقائی مصالحتی بورڈز اور صنعتی عدالت عالیان کے قیام کے حوالے سے متحدہ صوبائی حکومت کی طرف سے 10 مارچ 1948 کو جاری کردہ جی این نمبر 781 (ایل)/XVIII کی شق 4 اور شق 7، ذیلی شق (3) پر انحصار کیا۔

شق 4-"کسی بھی بورڈ کی کسی بھی میٹنگ میں کوئی کاروبار نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ تینوں ممبران موجود نہ ہوں"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شق 7(3)-"جہاں ایک یا زیادہ مسائل پر کوئی خوشگوار تصفیہ نہیں ہو سکتا، بورڈ، اگر اس کے تمام ممبران متفق ہوں یا اگر وہ اس سے متفق نہ ہوں، تو اراکین کی اکثریت-اتفاق کرتے ہوئے یا اگر کوئی دو ممبران متفق نہیں ہیں، تو صرف چیئرمین ہی، ان مسائل پر، جن پر فریقین ایک خوشگوار تصفیے تک پہنچنے سے قاصر تھے، ایک ایوارڈ اور اس طرح کے ایوارڈ کی وجوہات درج کرے گا۔"

اس لیے شری سی کے دپھتری نے زور دیا کہ شری جے کے بھگت بورڈ کی آخری میٹنگ میں موجود نہ ہونے اور ایوارڈ پر دستخط نہ کرنے کی وجہ سے چیئرمین اور موجود اور ایوارڈ پر دستخط کرنے والے دوسرے ممبر کے ذریعے ایوارڈ قانونی طور پر نہیں دیا جا سکتا اور اس لیے ایوارڈ کالعدم اور غیر فعال تھا۔ ہمارے سامنے مدعا علیہ کی نمائندگی کرنے والے شری سی پی ورما نے تاہم 2 مارچ 1951 کے سرکاری حکم نمبر 388(11)/XVIII/37(LL)/50 کی طرف توجہ مبذول کرائی، جس میں مذکورہ بالا شق 4 اور 7(3) میں ترمیم کی گئی تھی۔

ترمیم شدہ شق 4 میں کہا گیا ہے:-

"(1) بورڈ کے ہر اجلاس کا نوٹس چیئرمین کے ذریعے اراکین کو پیشگی دیا جائے گا۔

(2) اگر چیئرمین کے علاوہ کوئی یا دونوں دیگر اراکین بورڈ کے کسی اجلاس میں شرکت کرنے میں ناکام رہتے ہیں جس کا نوٹس انہیں دیا گیا ہے، تو چیئرمین غیر حاضر رکن یا اراکین کی موجودگی کے بغیر بورڈ کے کاروبار کو انجام دے سکتا ہے اور بورڈ کا کوئی بھی کاروبار یا کارروائی محض اس وجہ سے کالعدم نہیں ٹھہرائی جائے گی کہ ایک یا دونوں اراکین میں سے کوئی بھی اجلاس میں موجود نہیں تھا۔

شق 7(3) جیسا کہ ترمیم شدہ فراہم کرتا ہے:-

"جہاں ایک یا زیادہ مسائل پر کوئی خوشگوار تصفیہ نہیں ہو سکتا، اگر موجود تمام ممبران بورڈ سے اتفاق کرتے ہیں یا اگر وہ اس سے اتفاق نہیں کرتے ہیں تو اراکین کی اکثریت اتفاق کرے گی' یا اگر موجود دو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

ممبران متفق نہیں ہیں یا اگر صرف چیئرمین موجود ہے، تو وہ اکیلے ایک ایوارڈ اور ان مسائل پر ایسے ایوارڈ کی وجوہات ریکارڈ کرے گا جن پر فریقین ایک خوشگوار تصفیے تک پہنچنے سے قاصر تھے۔

شق 4 اور 7 (3) میں یہ ترامیم ہماری رائے میں شری سی کے دپھتری کی اس دلیل کو دور کرنے کے لیے کافی ہیں کہ آخری میٹنگ میں شری جے کے بھگت کی عدم موجودگی اور ایوارڈ بنانے اور اس پر دستخط کرنے میں ان کی عدم شرکت نے ایوارڈ کو کالعدم اور غیر فعال بنا دیا۔ بورڈ کو ترمیم شدہ شق 4 اور 7 (3) کے تحت شری جے کے بھگت کی غیر موجودگی میں کام کرنے کا اختیار دیا گیا تھا اور اس ایوارڈ پر باقی دو اراکین نے دستخط کیے تھے۔ شری آر پی مہیشوری اور شری بی بی سنگھ، فریقین کے لیے جائز اور پابند تھے۔

اپنی دوسری دلیل کی حمایت میں شری سی کے دپھتری نے اوپر مذکور 10 مارچ 1948 کے سرکاری نوٹیفکیشن کی شق 23 اور 24 پر انحصار کیا۔

شق 23:- " علاقائی مصالحتی افسر یا متعلقہ معاون علاقائی مصالحتی افسر کی تحریری اجازت کے علاوہ، اس حقیقت سے قطع نظر کہ آیا علاقائی مصالحتی بورڈ یا صوبائی مصالحتی بورڈ کے سامنے جانچ زیر التوا ہے یا صنعتی عدالت میں اپیل دائر کی گئی ہے، کوئی آجر، اس کا ایجنٹ یا منیجر، جانچ یا اپیل کے جاری رہنے کے دوران اور مذکورہ عدالت نتائج پر ریاستی حکومت کے احکامات کے معاملے کو زیر التوا رکھتے ہوئے کسی بھی کارکن کو فارغ یا برخاست نہیں کرے گا۔

شق 24:- "(1) سوائے اس کے کہ اس حکم کی توضیعات کے تحت جاری کیا گیا ہر حکم یا ہدایت حتمی اور فیصلہ کن ہو گی اور کسی بھی فریق کے ذریعہ کسی بھی کارروائی میں اس سے پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی۔"

شری سی کے دپھتری نے دلیل دی کہ 12 اکتوبر 1950 کو ایڈیشنل علاقائی مصالحتی افسر کی طرف سے دیا گیا حکم، جس میں اپیل گزاروں کو جواب دہندگان 2، 3 اور 4 کو برخاست کرنے کی اجازت دی گئی تھی، اپیل گزاروں کے انہیں ملازمت سے برخاست کرنے کے حق کے حوالے سے حتمی اور فیصلہ کن تھا اور اس کے مطابق اپیل گزاروں کی طرف سے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

ان کی برخاستگی کسی بھی صنعتی تنازعہ کی بنیاد نہیں ہوسکتی جسے جواب دہندہ 1 کے کہنے پر علاقائی مصالحتی بورڈ کو بھیجا جاسکے۔ انہوں نے مزید دعوی کیا کہ اگر کوئی صنعتی تنازعہ اس طرح علاقائی مصالحت پیدا نہیں ہو سکتا تو بورڈ کو اس پر غور کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے اور اس لیے بورڈ کی طرف سے دیا گیا ایوارڈ دائرہ اختیار سے باہر، کالعدم اور غیر فعال ہے اور لیبر اپیلیٹ ٹریبونل بھی اس کی تصدیق نہیں کر سکتا۔

ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ 10 مارچ 1948 کو حکومت کا نوٹیفکیشن، متحدہ صوبوں کے گورنر کی طرف سے، متحدہ صوبوں کے صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 3 اور دفعہ 8 کی شقوں (b)، (c)، (d) اور (g) کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے جاری کیا گیا تھا۔ اس نے صوبائی حکومت کی طرف سے صنعتی تنازعات کے تصفیے کے لیے اتنے مصالحتی بورڈوں کی تشکیل کے لیے التزام کیا جو ضروری سمجھے جائیں جن میں سے تین اراکین میں سے ایک کو علاقے کا مصالحتی افسر ہونا تھا، ایک کو آجروں کا نمائندہ ہونا تھا اور ایک کو کارکنوں کا نمائندہ ہونا تھا، علاقے کا مصالحتی افسر بورڈ کا چیئرمین ہونا تھا۔ اس حکم میں صنعتی تنازعات کو جانچ کے لیے بورڈ کو بھیجنے کے طریقے اور جانچ کرنے کے طریقے کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ اس نے صوبائی حکومت کی طرف سے اتنی تعداد میں صنعتی عدالت عالیان کی تشکیل کے لیے بھی التزام کیا جو ضروری ہو ایک صدر پر مشتمل ہو جس کی مدد اتنی ہی تعداد میں تشخیص کنندگان کریں جو صدر آجروں اور ملازمین کی نمائندگی کا تعین کرے۔ بورڈ کے ایوارڈز سے ایسی صنعتی عدالت عالیان میں اپیلوں اور مذکورہ اپیلوں کی سماعت کے لیے بھی التزام کیا گیا تھا۔ بورڈز کے ساتھ ساتھ صنعتی عدالت عالیان کے سامنے اپنائے جانے والے طریقہ کار کے لیے مزید التزام کرنے کے بعد، مذکورہ بالا شق 23 کے ذریعے حکم نے 'علاقائی مصالحتی بورڈ یا صوبائی مصالحتی بورڈ کے سامنے تحقیقات کے زیر التواء ہونے کے دوران آجر، اس کے ایجنٹ یا منیجر کے ذریعے کسی بھی کارکن کو فارغ کرنے یا برطرف کرنے یا صنعتی عدالت میں اپیل کرنے پر پابندی عائد کر دی سوائے علاقائی مصالحتی افسر یا متعلقہ معاون علاقائی مصالحتی افسر کی تحریری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اجازت کے اور شق 24 کے ذریعے مذکورہ سرکاری حکم کی توضیعات کے تحت جاری کردہ ہر حکم یا ہدایت کو حتمی اور فیصلہ کن بنادیا سوائے اس کے جو اس میں پہلے فراہم کیا گیا ہو۔

یہ واضح ہے کہ شق 23 نے بورڈ کے سامنے صنعتی تنازعہ کی تحقیقات یا صنعتی عدالت سامنے اپیل زیر التوا کسی بھی کارکن کو فارغ یا برخاست کرنے پر پابندی عائد کر دی ہے اور آجر، اس کا ایجنٹ یا مینیجر صرف علاقائی مصالحتی افسر یا متعلقہ معاون علاقائی مصالحتی افسر کی تحریری اجازت سے کارکن کو فارغ یا برخاست کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس طرح کی) تحریری اجازت آجر کے پاس آرہی تھی، تو اس کا آئی ایجنٹ یا مینیجر کارکن کو فارغ یا برخاست کر سکتا ہے یا نہیں کر سکتا ہے اور اس طرح کی تحریری اجازت کا واحد اثر یہ ہو گا کہ ان کارروائیوں کے التواء کے دوران کارکن کو فارغ یا برخاست کرنے کے خلاف پابندی کو ہٹا دیا جائے۔ علاقائی مصالحتی افسر یا متعلقہ اسسٹنٹ علاقائی مصالحتی افسر تحقیقات کا آغاز کرے گا اور اس نتیجے پر پہنچے گا کہ آیا کام کرنے والے اور آجر، اس کے ایجنٹ یا مینیجر کو کسی نامناسب محرکات سے متاثر نہیں کیا گیا تھا یا اس نے کام کرنے والے کی مجوزہ برطرفی یا برطرفی کے معاملے میں کسی غیر منصفانہ عمل یا استحصال کا سہارا نہیں لیا تھا۔ لیکن اسے، جیسا کہ بورڈ یا صنعتی عدالت کو، اس نتیجے پر پہنچنے کا فرض نہیں سونپا گیا تھا کہ آیا کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران کارکن کو فارغ کرنا یا برطرف کرنا آجر، اس کے ایجنٹ یا مینیجر کے حقوق کے تحت تھا۔ علاقائی مصالحتی افسر یا متعلقہ اسسٹنٹ علاقائی مصالحتی افسر کی طرف سے کی جانے والی جانچ کسی صنعتی تنازعہ کی تحقیقات نہیں تھی جس میں اس کارکن کی ملازمت نہ ہونے کے بارے میں جس کو فارغ یا برخاست کرنے کی کوشش کی گئی تھی، کون سا صنعتی تنازعہ صرف اس وقت پیدا ہو گا جب کسی آجر، اس کے ایجنٹ یا مینیجر نے متعلقہ افسر سے حاصل کردہ تحریری اجازت کے مطابق کارکن کو فارغ یا برخاست کر دیا ہو۔ علاقائی مصالحتی افسر یا متعلقہ اسسٹنٹ علاقائی مصالحتی افسر کے سامنے جانچ کا یہ واحد دائرہ کار تھا اور تحریری اجازت کا اثر خارج کرنے یا برخاستگی کی توثیق کرنا نہیں تھا بلکہ صرف آجر، اس کے ایجنٹ یا مینیجر کے اختیارات پر پابندی کو ختم کرنا تھا تاکہ کارروائی کے التوا کے دوران کارکن کو فارغ یا برخاست کیا جا سکے۔ ایک بار جب اس کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طرف سے اس طرح کی تحریری اجازت دی گئی کہ اس کی طرف سے جاری کردہ حکم یا ہدایت حتمی فیصلہ کن ہونی چاہیے اور کسی بھی فریق کی طرف سے کسی بھی کارروائی میں اس پر سوال نہیں اٹھایا جانا چاہیے۔ شق 24(1) کا واحد اثر زیر التواء کارروائی میں کسی فریق کو متعلقہ افسر کی طرف سے اس طرح دی گئی تحریری اجازت کو چیلنج کرنے سے روکنا تھا۔ اس طرح کی تحریری اجازت کو کسی بھی فریق کے کہنے پر کسی بھی اپیل کا موضوع نہیں بنایا جا سکتا تھا اور دونوں فریق متعلقہ افسر کے ذریعہ جاری کردہ حکم یا ہدایت کے پابند ہوں گے جہاں تک کہ اس نے آجر، اس کے ایجنٹ یا منیجر کو مجوزہ ڈسچارج یا کارکن کی برطرفی کے معاملے میں اجازت دی یا انکار کر دیا ہو۔

مذکورہ بالا شق 23 اور 24(1) کی توضیعات کا یہ واحد دائرہ کار تھا۔ ایک بار متعلقہ افسر کی طرف سے تحریری اجازت مل جانے کے بعد، کارکن کو فارغ کرنے یا برخاست کرنے کے خلاف پابندی کو ہٹا دیا جائے گا اور آجر، اس کا ایجنٹ یا منیجر اپنی صوابدید کا استعمال کرتے ہوئے کارکن کو فارغ یا برخاست کر سکتا ہے لیکن اس صورت میں صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 2(کے) میں موجود اس کی تعریف کے معنی میں صنعتی تنازعہ پیدا ہو گا اور جن کارکنوں کو فارغ یا برخاست کیا گیا تھا وہ اس صنعتی تنازعہ کو تحقیقات کے لیے علاقائی مصالحتی بورڈ کو بھیجنے کے حقدار ہوں گے۔ صنعتی تنازعہ اٹھانے کے مزدور کے اس حق کو شری سی کے دپھتری کے تجویز کردہ انداز میں شق 23 اور 24(1) کی توضیعات کا سہارا لے کر چھین نہیں لیا جا سکا۔ یہ حق مزدور کو انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ، 1947، اور یو۔ پی انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ، XXVIII، سال 1947 کی کی توضیعات کے ذریعے دیا گیا تھا، اور یہاں پہلے مذکور کسی بھی شق سے متاثر نہیں ہو گا۔

اس لیے ہماری رائے ہے کہ شری سی کے دپھتری کی یہ دلیل بھی ناکام ہے۔

ہم اشتہار کو ایک صورت حال پر ختم کرنے سے پہلے کہہ سکتے ہیں کہ اگرچہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے اپیل میں شامل قانون کے ٹھوس سوالات کا تعین کرنے کے لیے اپنے دائرہ اختیار کو درست طریقے سے محدود کر رکھا ہے، اس کے باوجود اس نے مشاہدہ کیا کہ حقائق پر بھی بورڈ کے نتائج بالکل جائز تھے اور اہلیت پر بھی اپیل میں کوئی بنیاد نہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھی۔ اپیل گزاروں کو اہلیت کے لحاظ سے بالکل نہیں سنا گیا اور لیبر، اپیلٹ ٹریبونل کے لیے اپیل کی خوبیوں پر غور کرنا اور اس کے حوالے سے کسی نتیجے پر پہنچنا شاید ہی جائز تھا۔ 'اگر لیبر اپیلیٹ ٹریبونل خوبیوں کے حوالے سے کسی بھی دائرہ اختیار کو نقصان پہنچاتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اس کے حوالے سے کسی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے اپیل گزاروں کو خوبیوں کے حوالے سے سنا ہو۔

نتیجہ یہ ہے کہ یہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے اخراجات کے ساتھ مسترد کیا جانا چاہیے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: ایس ایس شکلا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document